10613 ـ كيا خاوند پر ضروری ہے كہ وہ بيوی كو برداشت كرے اور طلاق نہ دے

سوال

ہميں علم ہے كہ نوح عليہ السلام اور لوط عليہ السلام كی بيوياں جہنم ميں گئيں، اللہ سبحانہ و تعالی ہميں اپنے غضب و ناراضگی سے محفوظ ركھے، آمين.
كيا يہ اس بات كی دليل بن سكتی ہے كہ مردوں كے ليے ضروری اور واجب ہے كہ وہ ہر وقت اپنی بيويوں كو برداشت كريں، اور انہيں طلاق نہ ديں، ميں نے سنا ہے كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے بھی اپنی كسی بيوی كو طلاق دی تھی.
يہ بتائيں كہ ايك برا سلوك كرنے والی بيوی كو باقی ركھے اور اسے نصيحت كرے، اور اسے چھوڑنے اور اس سے خلاصی پانے ميں كيا فرق ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بلا شك و شبہ نوح اور لوط عليہما السلام كی بيوياں جہنم ميں داخل ہونگی، ليكن ان دونوں سے كوئی ايسی چيز ظاہر نہيں ہوئی جو كفر كی طرف لے جاتی ہو، وگرنہ كافرہ عورت كا اپنے نكاح ميں ركھنا جائز نہيں كيونكہ فرمان باری تعالی ہے:

اور كافر عورتوں كی ناموس اپنے قبضہ ميں نہ ركھو .

ہو سكتا ہے نوح عليہ السلام كی بيوی باطنی طور پر كفر كرتی ہو، يا جب نوح عليہ السلام نے اتنی طويل مدت اپنی قوم كو دين كی دعوت دی اور قوم نے قبول نہ كيا تو ان كی بيوی نے جب ديكھا كہ اس كی ساری قوم كی ہی كفر پر ہے تو وہ بھی متاثر ہوئی اور اس ميں شك كرتے ہوئے كہنے لگی: يہ كيسے ہو سكتا ہے كہ نوح عليہ السلام اكيلے ہی مومن ہوں اور باقی سب كافر حالانكہ وہ امت كے اكثر اور جمہور ہيں.

ہو سكتا ہے اس كی كفر خفيہ ہو اور اسی طرح لوط عليہ السلام كی بيوی كا بھی كوئی گناہ بيان نہيں كيا ليكن يہ ہے كہ وہ لوگوں كی لوط عليہ السلام كے مہمانوں كے بارہ ميں بتاتی تھی يعنی لوط عليہ السلام كے پاس آنے والے مہمانوں كے ساتھ بدفعلی كرنے كی دعوت ديتی تھی، لوط عليہ السلام كی بيوی كا گناہ يہ تھا، اور يہ بھی ممكن ہے وہ بھی باطن ميں كفر ركھتی ہو اسی ليے اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمايا ہے:

سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ ہی ان لوگوں میں رہی جو عذاب میں رہ گئے تھے .

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کے جواب کا خلاصہ یہی ہے.

خاوند کے لیے جائز ہے کہ جب کوئی شرعی سبب ہو جس کی بنا پر طلاق دینا جائز ہو مثلا بیوی کا اخلاق صحیح نہ ہو، یا پھر بےدین ہو، یا عفت و عصمت میں نقص ہو، یا پھر وہ خاوند کی خدمت کرنے میں سستی کرتی ہو اگرچہ وہ کافرہ نہ ہو.

لیکن اگر وہ مومن اور صالحہ عورت ہو تو وہ اسے اپنے پاس ہی رکھے اگرچہ اس کی بعض خصلتیں اسے ناپسند بھی ہوں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مومن شخص کسی مومن عورت سے بغض نہیں رکھتا اگر وہ اس کے کسی خلق کو ناپسند کرتا ہے تو دوسرے کو پسند کریگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1496).

اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کی طلاق دینا چاہی تو آپ کو وحی کی گئی کہ:

حفصہ سے رجوع کر لو کیونکہ وہ روزے رکھنے والی اور قیام کرنے والی ہے، اور جنت میں بھی آپ کی بیوی ہے "

امام منذری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

دیکھیں: عون المعبود شرح سنن ابی داود حدیث نمبر (2283).

خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کی اصلاح کی کوشش کرے اور اس کے لیے اللہ تعالی سے دعا کرے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اس کی اصلاح فرمائے، جب اللہ چاہے تو ٹیڑھی بیوی کی اصلاح فرما دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام کے بارہ میں فرمایا:

اور ہم نے اس کی بیوی کو صحیح کر دیا .

کچھ مفسرین کا کہنا ہے کہ ان کی بیوی زبان دراز تھی یعنی اپنی خاوند کے سامنے زبان درازی کرتی تھی تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کی اصلاح فرما دی.

انسان بیوی کو باقی رکھنے کی تکلیف اور کرواہٹ کو برداشت کرتا ہے تا کہ اس سے بڑی چیز یعنی اولاد اور خاندان کو بکھرنے سے محفوظ رکھ سکے.

اس لیے اگر بیوی کا رکھنا اس کو جدا کرنے سے زیادہ نقصان دہ ہو جائے تو پھر اسے طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .